Regd: No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

جلد ۳۸/۴ | ۷ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش | ۷ فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ :-

ربوہ ۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گلے کی حالت خطرناک ہو گئی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

۴ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناسازِ علیل اور گلے کی حالت تشویشناک ہے احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

لاہور ۶ فروری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نوجوانوں کو ہر شعبہ زندگی میں بڑھ چڑھ کر کامیابی حاصل کرنی چاہیئے

پیر معین الدین صاحب کی الوداعی پارٹی میں شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

لاہور ۶ فروری۔ آج شام پیر معین الدین صاحب واقفِ زندگی ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اعزاز میں انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ محض کامیابی کو اپنا مطمح نظر نہ بنائیں بلکہ جس کام میں ہاتھ ڈالیں اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ وہ اپنے ہمعصروں سے بازی نہ لے جائیں۔ کوئی شعبہ زندگی کا ایسا نہ ہونا چاہیئے جس میں نوجوان پیش پیش نہ ہوں اور صفِ اوّل میں نمایاں ترین پوزیشن انہیں حاصل نہ ہو۔

یہ بتاتے ہوئے کہ پیر معین الدین صاحب واقف زندگی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے وہ چوٹی کے سکالر ہیں جنہیں انڈسٹریل ریسرچ کے سلسلے میں انگلستان بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم شیخ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ہماری قوم ایک نہایت نازک دور سے گذر رہی ہے۔ ہمارے ملک نے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کرنی ہے۔ وقت کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ ملک کو صنعتی بنایا جائے چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کی اس رنگ میں تربیت اور رہنمائی فرمائی ہے کہ وہ ہر شعبہ زندگی میں ایک آزاد شہری کی حیثیت سے قوم و ملک کی بہترین خدمت سرانجام دے سکیں اور نہایت کے ساتھ بنی نوع انسان تک اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچا کر انہیں امن و سلامتی کے اس حقیقی راستے پر گامزن کر سکیں کہ جس پر چلے بغیر دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مکرم شیخ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں مکرم پیر صاحب کو ایک خدائی جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں نہایت زرّیں نصائح فرمائیں اور یقین دلایا کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے محنت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے تو پھر وہ یقیناً اس مقصد کے حصول میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے کہ جس مقصد کیلئے وہ انگلستان جا رہے ہیں۔

ابتداء میں تلاوت قرآن مجید کے بعد

کشمیر کے بارے میں مزید تاخیر جمعیت اقوام کے متعلق چھوٹی قوموں کی خوش اعتقادی کو متزلزل کر دیگی

کراچی ۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد نے آج ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے بارے میں واضح فوری اور مؤثر کارروائی عمل میں لائے۔ آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کشمیری عوام کی خستہ حالی اور بالخصوص مہاجرین کے مسائل اس بات کے متقاضی ہیں کہ سلامتی کونسل اس مسئلہ کو حل کرنے کی طرف فوری توجہ دے اور اس بارے میں مزید تاخیر اور لیت و لعل سے کام نہ لے۔ حقیقت یہ ہے کہ کشمیری عوام کی ہی نہیں بلکہ تمام چھوٹی اقوام کی نگاہیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کیا اقدام کرتی ہے۔ سلامتی کونسل کے فیصلے اور مؤثر اقدام سے ہی جمعیت اقوام کے متعلق چھوٹی قوموں کی امیدوں کے غلط یا صحیح ثابت ہونے کا دارومدار ہے۔ اب کونسل جو طریق بھی اختیار کرے گی اس سے ظاہر ہو جائے گا کہ کونسل امن و انصاف کے قیام کیلئے کس حد تک مؤثر مداخلت کر سکتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا ہندوستان جس ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے اس سے اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔

صنعت کاروں سے خطاب

لاہور ۶ فروری۔ سنیچر ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر آنریبل شیخ صادق حسن منسٹر صنعت و مالیات ایوان اسمبلی لاہور میں صنعت کاروں۔ تاجروں اور مزدوروں کے نمائندگان کی ایک کانفرنس سے پنجاب کی صنعتی ترقی کے مسئلہ پر خطاب کریں گے۔ (سرکاری اطلاع)

پیر معین الدین صاحب واقف زندگی

آج صبح انگلستان روانہ ہو رہے ہیں

مکرم پیر معین الدین صاحب واقف زندگی ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے آج بروز منگل ۷ فروری ۱۹۵۰ء صبح ۹ بجے پاکستان میل سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب لاہور ریلوے اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)

انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے پیر صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ پیر صاحب نے جواباً ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ آپ کو کامیاب و کامران واپس لائے اور سیدنا حضرت امیر المومنین کے منشا کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے۔ بعدہٗ دعا کے بعد جو شیخ بشیر احمد صاحب نے کرائی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید کا آغاز

کیپ ٹاؤن ۶ فروری۔ آج یہاں پاکستان، ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے نمائندوں کے درمیان ان پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کے حقوق کے متعلق ابتدائی بات چیت شروع ہوئی جو جنوبی افریقہ میں آزاد شہریوں کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ یہ گفت و شنید بند کمرے میں ہو رہی ہے اس کا مقصد اس گول میز کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنا ہے جو مذکورہ باشندوں کے شہری سیاسی اور اقتصادی حقوق کے بارے میں بحث کرنے کیلئے بلائی جائے گی۔ پاکستان نے گفت و شنید کے واسطے سازگار فضا پیدا کرنے کی نیت سے جنوبی افریقہ کیساتھ تجارت پر عائد شدہ پابندیاں ہٹانے کا جو فیصلہ کیا ہے کیپ ٹاؤن کے سیاسی حلقوں نے اس پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے البتہ انہوں نے اس بارے میں مایوسی ظاہر کی ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسے اقدام کو ضروری نہیں سمجھا۔

وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے

الفضل مؤرخہ ۵ فروری میں جو ایڈیٹوریل ”پانچ فروری“ کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے ۵ تاریخ دفتر دوم سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ لکھی گئی ہے حقیقت میں وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے پانچ تاریخ صرف جلسوں اور گھر گھر پھر کر وعدہ جات لینے کے لئے تھی۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ تحریک جدید کے وعدہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ فروری مقرر فرمائی ہے حضور نے فرمایا ہے جن وعدوں پر ۲۸ فروری یا یکم مارچ کی مہر ہو گی وہ میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اپنی جماعتوں کی مکمل فہرستیں اس تاریخ تک حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ (ایڈیٹر)

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ — الفضل — لاہور

۶ر فروری ۱۹۵۰ء

ایسا بھی ہوتا ہے زمانے میں؟

احراری دماغ بھی عجیب ساخت کا بنا ہے۔ فسادانگیزی کے ولولہ میں ان کو اتنا بھی ہوش نہیں رہا۔ کہ وہ کہہ کیا رہے ہیں۔ اور کیا لکھ رہے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ شروع ہی سے بھڑکانے کے عادی ہیں۔ کہ بس الفاظ لڑھکا دینا ہی بڑا مال تجارت اور اثاثہ یہ ہیں بھی سمجھے۔ جب اس کے گاہک دنیا میں موجود ہیں۔ تو وہ کیوں نہ بیچیں۔

اب آزاد کے تازہ پرچہ میں اپنی لغت باقی ... دنیا کو وہ یہ اسلامی سبق دینا چاہتے ... اپنے مذہبی پیشوا کی فرمانبرداری خواہ وہ ملک و قوم کے فائدہ کے لئے ہو گناہ کبیرہ ہے۔ جن لوگوں کا یہ نظریہ ہو کہ اسلام چند ٹکوں کے عوض ... کے پاس بیچا جاسکتا ہے۔ وہ بھلا کس طرح برداشت کر سکتے کہ پاکستان کے اسلامی ملک کا ملازم بھی ہو اور بھی رہے۔ اور اسلام کی خدمات کرکے ملک کا وقار غیر ممالک میں قائم کرے۔ اس عجیب نظریہ کی تشریح "آزاد" کی زبانی سنیئے۔

(۱) مرزا بشیر الدین محمود (ایدہ اللہ) نے اپنی تقریر میں حسب عادت چندہ کی ضرورت و اہمیت جتلاتے اس راز کا انکشاف کیا۔ کہ اس سال ڈیڑھ لاکھ روپیہ زائد درکار ہوگا اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ امریکہ کے سیاسی مرکز میں جہاں کہ امریکہ کا پریذیڈنٹ رہتا ہے۔ اپنا مشن جلد کھولیں اور کرایہ پر مکان لینے کی بجائے مناسب سمجھا کہ خرید لیا جائے۔ مکان پسند کرنے کے لئے بارگاہ خلافت سے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ خان کو حکم دیا گیا چنانچہ تار کے ذریعہ جواب ملا۔ کہ ایک مکان جو کہ پریذیڈنٹ کے محل کے قریب ہے تین منزلہ ہے برسر بازار ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں خرید لیا گیا اور چوہدری صاحب نے اچھی طرح پسند فرمایا۔ (الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۵۰ء)

(۲) امریکہ کی تمام مرزائی جماعتوں کی سالانہ ... مقام پٹسبرگ منعقد ہوئی۔ چوہدری ... پاکستان کا کام چھوڑ کر وہاں تشریف لے گئے۔ اجلاس کا افتتاح فرمایا اور احمدیت کے حق میں تقریریں کیں

(۳) نومبر ۱۹۴۷ء کو جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کا مسئلہ زیر بحث تھا سر ظفر اللہ خان نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے ایک معرکہ آرا تقریر ارشاد فرمائی تھی۔ اور بحث کے دوران میں اس سرگرمی سے حصہ لیا کہ انگریز نیوز ایجنسیوں سے خبر گیری حاصل کرنے والے سب اخباروں نے داد تحسین دی۔ اس بحث کے دوران میں عرب لیگ ڈیلیگیشن کی طرف سے امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود کے نام ایک شکریہ کا تار بھیجا گیا تھا کہ آپ نے ظفر اللہ کو تا اختتام بحث یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ یہ تار الفضل ۸ر نومبر ۱۹۴۷ء میں یوں شائع ہوا

لیک سکسس ۲ر نومبر۔ عرب سٹیٹس ڈیلیگیشن نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان ڈیلیگیشن کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک وہیں ٹھہرے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ عرب ڈیلیگیشن کا جو تار صدر انجمن احمدیہ لاہور کے دفتر میں موصول ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس (ہدایت) سے ہمیں بے حد اطمینان ہوا۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس سے عربوں کے مطالبہ کو بے حد تقویت حاصل ہوگی

اس تار کے بعد سب سے پہلا جو سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عرب سٹیٹس ڈیلیگیشن کو کس نے امام جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا اور کس نے انہیں بتلایا کہ اگر تمہیں تا اختتام بحث پاکستان ڈیلیگیشن کو ٹھہروانا ہے۔ تو صدر انجمن احمدیہ سے درخواست کرو۔ اور جب وہ سر ظفر اللہ کو ہدایت کردے۔ تو مرزا بشیر الدین محمود کا شکریہ ادا کردو۔ یقیناً یہ سب کچھ ہمارے وزیر خارجہ کے کہنے اور ایما پر کیا گیا۔ کیونکہ وہ امام جماعت احمدیہ کو امیر المومنین مانتا ہے

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ حکومت میں امام جماعت احمدیہ کو کیا دسترس حاصل ہے۔ کیا وہ امیر المومنین ہے۔ قاضی القضاۃ شیخ اسلام ہے۔ آخر کیا ہے۔ جو کہ حکومت پاکستان کی بجائے اس کا شکریہ ادا کیا جا رہا ہے۔ اور پھر سر ظفر اللہ وزیر پاکستان کا۔ نمائندہ پاکستان کا خرچ پاکستان کا۔ ٹھہرنے کا مکان پاکستان کا۔ اور پھر فلسطین جیسا اہم سیاسی مسئلہ گورنر جنرل بھی موجود ہے۔ وزیر اعظم بھی موجود اور مرکزی وزارت بھی موجود مگر ہدایات صدر دفتر جماعت احمدیہ سے جاری ہو رہی ہیں۔"

(اخبار آزاد ۶ر فروری ۱۹۵۰ء)

آزاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بہادر سپوت اپنے ملک کی خدمت کے لئے میدان جنگ میں جا لڑے اور میدان میں بہادری دکھائے اور اسکو رخصت کا حق ہو اور وہ اپنے باپ کی ہدایت پر وہ رخصت بھی میدان جنگ میں گزار دے۔ اور فوج کا جرنیل اس وجہ سے اس کے باپ کا شکریہ ادا کرے۔ یہ سب کچھ بہت برا ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اول تو یہ اس بہادر سپوت کی بڑی غلطی ہے کہ اس نے اپنے باپ سے اس جرنیل کو متعارف کرایا کہ اس نے اسکو لکھ کر رخصت بھی میدان جنگ میں گزارنے کے لئے کہا اور ایسا کرنے پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور دوسرے اس کے باپ کا کیا حق ہے کہ اسلامیوں کی بہبودی کے لئے اپنے بیٹے کو ہدایت کرے۔ کہ وہ رخصت بھی نہ لے اور میدان جنگ میں اپنے دشمن کے مقابل پر ڈٹا رہے۔ ماشاءاللہ اسکو کہتے ہیں لفظوں کا بندرابن۔ کھانا پاکستان کا اور رخصت کا حق بھی ارشاد پر پاکستان کی خدمت کے لئے وقف کر دینا کہاں کا اسلام ہے؟ اور کہاں کی قومی خدمت بھئی ہمارے پاس تو اس کا جواب نہیں ہے۔

کوئی اس بھلے آدمی سے پوچھے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کیا میدان سے فرار ہو رہے تھے۔ کہ عرب سٹیٹس ڈیلیگیشن نے امام جماعت کا واسطہ دیکر ان کو وہاں ٹھہرایا۔ کیا چوہدری ظفر اللہ خاں بھی کوئی احراری لیڈر ہیں کہ حصہ رسدی نفع نہ ملا تو مخالف پارٹی سے جا ملے

چوہدری ظفر اللہ خان ایک دیندار آدمی ہے۔ وہ اپنی فرصت کا وقت اسلام کی خدمت میں گزارتا ہے۔ لہو و لعب میں نہیں گزارتا۔ وہ چند ٹکوں کی خاطر ملازمت نہیں اختیار کرتا۔ بلکہ جس حکومت کی ملازمت بھی اس نے اختیار کی ہے محض اسلام کی خدمت کے لئے کی ہے۔ وہ چند ٹکوں کے لئے سر بازار اپنا ایمان فروخت نہیں کرتا۔ وہ کوئی بازاری مقرر نہیں ہے کہ جہاں چاہا کھڑے ہو کر مجمع لگانے والوں کی طرح گلہ بازی شروع کردی۔ ایسے ہی گلہ بازوں اور اندرونی دشمنوں کے متعلق "نوائے وقت" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا آخری ٹکڑا حسب ذیل ہے۔

"زیادہ ضرورت انہیں اندرونی دشمنوں سے خبردار رہنے کی ہے جو مختلف طریقوں سے ان (مسلمانوں) کے درمیان اختلاف و انشقاق پیدا کرکے دشمنوں کیلئے راہ آسان کرنے کے درپے ہیں۔ مسلمان ایک معاملے میں ہمیشہ گھاٹے میں رہے ہیں۔ کہ بقول قائد اعظم مرحوم۔

"مسلمان قوم کی ایک بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو خود ہم ہی میں سے ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو بڑی آسانی سے ان کا آلہ کار بن جاتے ہیں۔ یہ عوامی کردار کی انتہائی پستی ہے کہ وہ ایسی رکیک حرکتیں کرکے دوسروں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں"

قائد مصر سعد زاغلول پاشا مرحوم نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا تھا کہ۔

"ہمیں چوروں سے اور ڈاکوؤں سے ہمیں رہزنوں سے اور گٹھ کتروں سے اور ہمیں سانپوں اور بچھوؤں سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا ان بازاری تقریر بازوں سے ہے جو کسی باغ یا پارک کے کونے میں کھڑے ہو کر ناواقف اور بھولے بھالے عوام کو اپنے گرد اکٹھا کر لیتے ہیں اور جو تجویزیں یا سکیمیں ہم مدتوں کے غور و خوض اور مسلسل سوچ بچار کے بعد ملک و ملت کی بہتری کے لئے پاس کرتے ہیں۔ انہیں یہ لوگ بلند بانگ اور بے باطن تہی الفاظ کے ساتھ بے اثر اور ناکارہ کر کے رکھ دیتے ہیں"

خدا مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اپنی ساری طاقتوں کو اپنے وطن اور اپنی ملت کے استحکام کیلئے صرف کر دیں۔ اور پاکستان کے دوستوں اور اس کے دشمنوں میں تمیز کر سکنے کے قابل ہوں۔ آمین"

(نوائے وقت ۶ر فروری ۱۹۵۰ء ص ۵)

ہر کوئی اپنا منہ اس آئینہ میں دیکھ سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ قائد اعظم اور سعد زغلول پاشا کا اشارہ کس قسم کے لوگوں کی طرف ہے اور ایسے لوگ ملک و قوم کے لئے کتنے خطرناک ہوتے ہیں اور وہ حقیقی خیر خواہان ملک کے کتنے دشمن ہوتے ہیں۔

پاکستان کے تمام مسلمان جانتے ہیں کہ ابوالکلام آزاد اور حسین احمد مدنی کون ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اخبار آزاد میں نہ صرف ان کے مضامین شائع ہوتے ہیں بلکہ ان کی تصویریں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کہاں سے حکم لیتا ہے۔

خطبہ جمعہ

اگر تم دین و دنیا کی ترقیات چاہتے ہو تو اپنے کاموں کی بنیاد عشق، ایثار اور قربانی پر رکھو

تم ایک نئی بنیاد رکھ رہے ہو اس کیلئے نئے خون نئے عزم اور نئے دل کی ضرورت ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ جلسہ سالانہ سے پہلے کا آخری جمعہ ہے۔ سوموار کو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ شروع ہو جائے گا۔ بوجہ اس کے کہ ہم غربت کی حالت میں ہیں بوجہ اسکے کہ ہم گھروں سے نکلے ہوئے ہیں اور پراگندہ حالت میں ہیں۔ جلسہ سالانہ کا انتظام اب تک مکمل نہیں ہو سکا۔ اور ڈر ہے کہ ممکن ہے کہ جلسہ سالانہ کے وقت تک بھی مکمل نہ ہو سکے اس لئے میں یہاں کے دوستوں کو اور ان دوستوں کو جو باہر سے آئیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور کارکنوں کے ساتھ تعاون کریں تا

جلسہ سالانہ کے انتظام

کو مکمل کیا جا سکے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس معاملہ میں بعض کارکنوں کا رویہ نہایت ناشائستہ اور ناپسندیدہ ہے۔ انہوں نے بجائے کام میں تعاون کرنے کے کام میں دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر روکیں ڈالی ہیں جب ربوہ کے قیام کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ تو یہ شرط رکھی گئی تھی۔ کہ یہاں ایسے لوگوں کو ہی رہنے دیا جائے گا۔ جو اپنے اندر صحیح قومی روح رکھتے ہوں۔ اور قومی خدمت کا جذبہ ان کے اندر پوری طرح پایا جائے۔ ان لوگوں کا یہ نمونہ اس بات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک علامت مقرر کیا گیا ہے۔ تا آئندہ اس بارہ میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔ میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ ہم صرف اخلاق اور قربانی سے ہی دنیا کو فتح کر سکتے ہیں اعداد سے ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہماری فتح صرف اخلاق اور قربانی سے ہی ہو سکتی ہے تو کسی

سہارے

کی طرف توجہ کرنا درست نہیں۔ کسی دنیوی سہارے کی طرف نگاہ رکھنا گویا اس بات کا اپنے مونہہ سے اقرار کرنا ہے۔ کہ ہمیں اپنی ساد پر

بھروسہ ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ پاگل سے پاگل آدمی کے لئے بھی اتنا سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ ہم اعداد سے فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر ہم اعداد پر بھروسہ رکھیں۔ تو لازمی طور پر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہم فتح کی امید نہیں رکھتے۔ اور اگر ہم ایسا کہتے ہیں۔ تو دنیا کو اور اپنے نفس کو بھی دھوکا دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہماری فتح تعداد پر منحصر نہیں۔ اگر ہم اخلاق سے باہر رہ کر فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ اور ہماری فتح قربانی اور روحانیت سے ہی ہو سکتی ہے۔ تو ہمیں انہی اور اتنے آدمیوں کی ہی ضرورت ہوگی۔ جو اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ جو اپنے اندر اعلیٰ درجہ کی قربانی اور ایثار کا جذبہ رکھتے ہوں۔ لیکن بعض معاملوں میں ہمیں نہایت گندہ نمونہ ملا ہے۔ مثلاً تعمیر کا محکمہ ہے جلسہ سالانہ کا انتظام کبھی کا ختم ہو جاتا۔ اگر کارکنوں میں تعاون پایا جاتا۔ مگر صرف ذاتی بڑائیوں کی خاطر ایک دوسرے سے جھگڑنے میں وقت ضائع کیا جاتا رہا۔ اگر کارکنوں میں آپس میں تعاون پایا جاتا۔ تو آج سے مہینوں پہلے

یہ کام

ختم ہو جانا تھا۔ لیکن آج بھی یہ کام ختم نہیں ہوا۔ اور بعض حالات میں ناممکن نظر آ رہا ہے کہ مکمل ہو۔ اگر اینٹوں کا سوال آتا ہے تو اینٹوں والے اڑ جاتے ہیں۔ اور اگر روپے کا سوال آتا ہے تو روپے والے اڑ جاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہی وقت اپنی حکومت جتانے کا ہے بہرحال اب موقعہ نہیں کہ میں تحقیقات کر کے کسی پر گرفت کروں۔ جن

حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ ہمیں ان کو برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن جلسہ کے بعد ہر ایک کا حساب چکایا جائے گا۔ مثلاً آج ہی مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ کچھ مزدور جو غیر احمدی تھے۔ آپس میں لڑ پڑے ایک مزدور زخمی ہو گیا۔ اور کام بند ہو گیا۔ جلسہ سالانہ کے لئے جتنی بیرکوں کی ضرورت تھی۔ ان میں سے ۵۲ فیصدی مکمل ہو چکی ہیں۔ ۴۸ فیصدی ابھی باقی ہیں۔ ۵۲ فیصدی بارکیں بننے میں ڈیڑھ ماہ کا عرصہ لگا ہے۔ اور ۴۸ فیصدی بارکوں کی تیاری کے لئے صرف دو دن باقی ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے لئے

ایک ایک منٹ

قیمتی ہے۔ مگر مجھے اطلاع ملی ہے کہ لڑائی کے بعد جب لوگ ڈاکٹر کے پاس گئے تو ہسپتال کا ایک ڈاکٹر ربوہ سے غائب تھا۔ دوسرے ڈاکٹر نے کہا کہ فیس لاؤ تب مریض کو دیکھونگا۔ جلسہ کے دنوں میں جبکہ کام کا اتنا زور پڑ رہا تھا کسی ڈاکٹر کا ربوہ سے غائب ہونا یا دوسرے کا فیس کا مطالبہ کرنا ایک ایسے امر میں جس پر جلسہ سالانہ کی بنیاد ہے۔ بعض حالات میں اتنا خطرناک ہو سکتا ہے کہ ان کو جماعت سے نکال دیا جائے۔ اور بعض حالات میں اگر وہ اپنی معذوریاں ثابت کر دیں۔ تو قابل ملامت ضرور ہے۔ یا اگر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ ڈاکٹر جو ربوہ سے غائب تھا۔ کسی سرکاری کام کی وجہ سے غائب تھا۔ تو شاید وہ بری بھی ہو جائے۔ مگر بہرحال ہم اپنی طرف سے طیب اور خبیث میں فرق نہیں کر سکتے۔ طیب اور خبیث میں فرق کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر جہاں تک ہمیں علم

ہے اس کی بناء پر چاہیئے کہ ہم ربوہ کی بنیاد ایثار اور قربانی پر رکھیں۔ اور جب ہم ایسا کر دیں گے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی بنیاد

ایثار اور قربانی

پر ہی رکھے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنوں سے سودا ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کا جان و مال کا سودا کر لیا ہے۔ وہ اس کے بدلہ میں جنت بطور قیمت دیگا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ مزدوری پہلے کرتا ہے۔ اور قیمت اسے بعد میں ملتی ہے۔ اس آیت کے الفاظ بھی بتاتے ہیں کہ پہلے تم جان و مال دو گے۔ پھر بعد میں جنت ملے گی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ بازار سے سودا خریدتے ہیں۔ تو پہلے سودا لیتے ہیں۔ پھر قیمت ادا کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص سیر بھر مولیاں خریدتا ہے۔ تو مولیاں لے لے گا۔ بعد میں قیمت دیگا۔ یا کپڑا خریدتا ہے تو وہ پہلے کپڑا خرید لے گا۔ بعد میں دوکاندار بل بنائے گا۔ اور وہ قیمت ادا کرے گا۔ غرض مال کی ادائیگی پہلے ہوا کرتی ہے اور قیمت کی ادائیگی بعد میں ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مومنوں سے ان کے مال اور جان خریدے ہیں۔ یعنی وہ جان و مال پہلے لیگا۔ پھر قیمت ادا کرے گا۔ گویا تم پہلے جان و مال دو گے۔ تو بعد میں تمہیں جنت کا مطالبہ کرنا ہوگا۔ پہلے اپنے گھر کو صاف کرو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار بنو گے۔ یہی طریق اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے کہ کوئی انسان اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حصہ کو نہایت شاندار طور پر ادا کرتا ہے۔ اور مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ خانہ پری کرنا میرا کام ہے اور کام کو انجام تک پہونچانا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے میرے ذمے جو کرنا تھا وہ کر دیا۔ باقی جو کمی رہ گئی خدا تعالیٰ اسے خود پورا کرے گا ہمارے ملک میں قصہ مشہور ہے کہ جب مصر میں شہرت ہوئی کہ ایک خوبصورت لڑکا یوسف نامی مصر میں آیا ہے۔ اور شام وہ مصر کے بازار میں بکے گا تو ایک بڑھیا وہ اپنے ساتھ کی جو اپنے کاتا تھا یا روٹی کے دو گالے لے کر ادھار مانگ کر لائی۔ تھی لیکر بازار پہونچی ۔۔۔

تو وہ ان دو اٹیوں یا روئی کے دو گالوں کے بدلہ میں یوسف جیسے خوبصورت لڑکے کو خرید لے۔ مگر کجا یوسف جیسا ہونہار لڑکا اور کجا دو اٹیوں یا دو گالوں کی حقیر قیمت۔ لیکن وہ گئی کیوں؟ اس لئے کہ وہ سمجھتی تھی۔ کہ یوسف ایسی چیز نہیں جسے ہاتھ سے جانے دیا جائے۔ لیکن اگر یوسف ایسی چیز تھی۔ جس کو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ تو یہ لازمی امر ہے۔ کہ اسکی خریداری بھی زیادہ ہوگی۔ مگر باوجود اس بات کے اس کا وہاں جانا اور

سوت کی دو اٹیوں

یا روئی کے دو گالوں کے خریدنے کی امید رکھنا بتاتا ہے۔ کہ اسے یوسف علیہ السلام سے عشق تھا۔ اور عشق اندھا ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھی عشق کی تصویر بنائی گئی ہے۔ اسے اندھا دکھایا گیا ہے۔ عشق یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ یہ چیز کیا ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ آیا وہ چیز اس کے تقاضا کو پورا کرتی ہے یا نہیں۔ اسی طرح مومن قربانی کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ جو قربانی وہ کر رہا ہے۔ اس کے نتائج بھی پیدا ہوں گے۔ یا نہیں۔ کجا اسکی قربانی اور کجا اس کا عظیم الشان بدلہ۔ اسکی قربانی کو اس کے بدلہ سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ لیکن وہ قربانی کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ کام ہو جائیگا۔ اور وہ کام ہو بھی جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ کتنا عظیم الشان معجزہ تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سونٹا مارا۔ اور دریا پھٹ گیا۔ لوگ کہتے ہیں یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا پھینکا۔ اور وہ سانپ بن گیا۔ لوگ کہتے ہیں یہ

کتنا بڑا معجزہ

ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے چٹان پر سونٹا مارا۔ اور اس سے پانی بہہ نکلا۔ لوگ کہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے اس ملک میں جوئیں کثرت سے پیدا ہو گئیں۔ بیشک یہ بہت بڑے معجزے ہیں۔ اور کیوں یہ بہت بڑے معجزے نہ ہوں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ سب سے بڑا معجزہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے قربانی کرتا ہے۔ ایسی قربانی جس کی اس کے مقصد کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ اس کی قربانی کو اس کے مقصد سے وہ نسبت بھی نہیں ہوتی۔ جو سو کو ایک کروڑ سے یا ایک کو لاکھ سے ہوتی ہے۔ اور جنون میں وہ سمجھتا ہے۔ کہ خواہ کچھ قیمت ہو۔ مجھے خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ اور یہ کام ضرور ہو جائے گا۔ اور پھر دیکھو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اور بالکل اسی طرح ہو جاتا ہے۔ جیسے وہ اس کی امید رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ شاندار

نیل یا قلزم کا پھٹنا

یا موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مکہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوتے ہیں۔ آپ بے کس ہیں۔ بے بس ہیں۔ لیکن لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ میں تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ دنیا ہنستی ہے۔ اور آپؐ پر قہقہے لگاتی ہے۔ آپؐ کا تمسخر اڑاتی ہے۔ اور ایک وقت میں آ کر وہ آپؐ کو ایذا دینے پر بھی تیار ہو جاتی ہے۔ اور ایذا دینی چلی جاتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دعویٰ پر قائم رہتے ہیں۔ آپؐ نے بڑی عظیم الشان قربانیاں کیں۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے حصول کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جسم کو قربان کیا۔ جو محدود تھا۔ آپؐ نے اپنے مال کو قربان کیا مگر وہ بھی محدود تھا۔ آپؐ نے اپنے رشتہ داروں کو قربان کیا۔ مگر وہ بھی تو محدود چیز تھے۔ اس کے نتیجہ میں جو بدلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپکو ملا وہ ہزاروں ہزار افراد کی قربانیوں کے بدلہ سے

بہت زیادہ عظیم الشان

تھا۔ دنیا کے دوسرے لوگ بھی اپنی جائیدادیں قربان کرتے ہیں۔ وہ اپنے مال بھی قربان کرتے ہیں۔ وہ اپنی جانیں بھی قربان کرتے ہیں۔ مگر ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ فرض کرو۔ کسی کو دس بیس ایکڑ زمین مل گئی۔ یا کوئی کسی ملک کا بادشاہ بھی بنا دیا گیا۔ پھر بھی اس کے بدلہ کو اس بدلہ سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربانیوں کا خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان کے بالکل حقیر نتیجے نکلتے ہیں۔ یا بالکل ہی نہیں نکلتے۔ یا بظاہر وہ عظیم الشان معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال وہ ان نتائج کے مقابلہ میں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربانیوں کے نکلے۔ بالکل حقیر و ذلیل ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو امریکہ کو جانتے ہی نہیں تھے۔ اس وقت ابھی امریکہ دریافت بھی نہیں ہوا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کہا۔ اے میرے رسول تو کہہ دے۔ کہ

جہاں کہیں بھی کوئی انسان

بستا ہے۔ میں اسکی ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ اور اگر ہم اس فقرہ کی ترجمانی کریں۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا۔ اے میرے رسول تو کہہ دے۔ کہ میں کینیڈا کی جس کو تم جانتے بھی نہیں۔ ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ میں یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ کی جو ابھی آباد بھی نہیں ہوئیں۔ ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے برازیل کیوبا، بولیویا چلی، کولمبیا اور میکسیکو ممالک کی جنہیں ابھی کوئی نہیں جانتا۔ اور بالکل ویران پڑے ہیں۔ مگر جو آئندہ زمانہ میں آباد ہوں گے۔ ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

میں جاپان اور فلپائن کی جن کو کوئی نہیں جانتا۔ اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں ان ملکوں کی ہدایت کے لئے بھی مامور کیا گیا ہوں۔ جو ابھی دریافت بھی نہیں ہوئے۔ ہاں آئندہ کسی زمانہ میں دریافت ہوں گے۔ اس آیت کو پھیلا کر دیکھیں۔ تو کیا انسان ہنس نہیں پڑتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اس دعویٰ کو پورا کرنے کے کونسے سامان تھے۔ آپ کے پاس کونسے ہوائی جہاز تھے۔ کہ جن کے ذریعہ آپ امریکہ جاتے۔ کینیڈا جاتے۔ برازیل۔ کولمبیا۔ اور بولیویا جاتے۔ پھر آپ کے پاس وہ کونسے ذرائع تھے۔ کہ جن سے آپ اپنی تعلیم کو اپنے مرنے کے بعد بھی ممتد کئے جاتے جبتک وہ ملک دریافت نہ ہوتے آپؐ وہاں جا ہی کیسے سکتے تھے۔ لوگ بات کرتے ہیں۔ تو وہ بات ان کے بیٹے بھول جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے بیٹے یاد رکھتے ہیں۔ تو پوتے بھول جاتے ہیں۔ اور اگر پوتے یاد رکھتے ہیں۔ تو پڑپوتے بھول جاتے ہیں۔ مگر یہ ملک تو اس وقت دریافت بھی نہیں ہوئے تھے۔ آپ کی وفات کے

نو سو سال بعد

امریکہ دریافت ہوا۔ لیکن فرض کرو اگر اس وقت امریکہ دریافت بھی ہوا ہوتا۔ تو آپ کے پاس کونسی گارنٹی تھی۔ کہ آپ کا دعویٰ پورا ہو جائے گا۔ آپ نے وہ کونسی قربانی کی تھی۔ جس کی وجہ سے اس دعویٰ نے پایۂ تکمیل کو پہنچنا تھا۔ ہمیں تو یہی نظر آتا ہے۔ کہ لوگ اپنے بچے قربان کرتے ہیں۔ اپنے بھائی قربان کرتے ہیں۔ اپنا امن اور عیش قربان کرتے ہیں۔ بعض دنیا کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ بعض ناجائز باتوں کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ بعض اچھی اور جائز باتوں کی خاطر بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن ان کے نتائج محدود ہوتے ہیں۔ اور ان محدود نتائج کا بھی کوئی ذمہ وار نہیں ہوتا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دعویٰ نرالا تھا۔ ان کا بدلہ اور بھی نرالا تھا۔ بھلا وہ کیا چیز تھی۔ جس نے یہ گارنٹی دی تھی۔ کہ آپ کا دعویٰ نو سو سال تک قائم رہے گا اور پورا ہوگا۔ وہ کونسی چیز تھی۔ جس نے یہ ذمہ لیا تھا۔ کہ ایسے آدمی پیدا ہو جائیں گے۔ جو لوگوں کو اس طرف لائیں گے۔ آخر وہ چیز کیا تھی۔

وہ چیز یہی تھی

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ سے عشق تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دل میں کہا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے عشق میں ہر قربانی جو میری طاقت میں ہے۔ کرتا ہوں۔ میرا معشوق کیوں نتائج کی ذمہ داری نہ لے گا۔ اور خدا تعالیٰ نے کہا۔ ہاں ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔ اور اس نے

ایسا ہی کر دیا۔ عشق کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ایک عورت تھی۔ وہ غریب تھی۔ اس کی بھاوجہ امیر تھی۔ لوگ بیاہ شادیوں پر نیوتا دیتے ہیں۔ اور عورتیں ایک دوسری سے پوچھا کرتی ہیں۔ بہن تم نے کیا نیوتا دیا ہے۔ کوئی شادی کا موقعہ تھا۔ عورتوں نے اس سے پوچھا۔ بہن تم نے کیا نیوتا دیا ہے۔ وہ غریب تھی۔ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا تھا۔ اسے کہتے ہوئے شرم آئی۔ کہ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں اور میری بھابی نے ۲۱ روپے دیئے ہیں۔ اس سے یہ مثل مشہور ہے۔ میں اور بھابی اکیس یہی حال ہمارا ہے۔ انسان قربانی کرتا ہے۔ اگرچہ وہ قربانی نہایت حقیر ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس قربانی کو اپنے خزانہ سے زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کو ملا کر دیکھا جائے۔ تو وہ نہایت عظیم الشان چیز بن جاتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی قربانی کی۔ اسے ان عظیم الشان نتائج سے کوئی نسبت نہیں تھی۔ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کئے۔ باقی خدا تعالیٰ نے حصہ ڈالا۔ دونوں مل کر وہی مثال بن گئی۔ میں اور بھابی اکیس۔ دنیا کے عاشق و معشوق اور خدا تعالیٰ اور اس کے عاشق میں بہت فرق ہوتا ہے۔

دنیوی معشوق

کم قربانی کرتے ہیں۔ عاشق زیادہ قربانی کرتا ہے۔ لیکن روحانی عشق کا دستور الگ ہے۔ یہاں عاشق کم اور معشوق زیادہ قربانی کرتا ہے۔ عاشق قربانی کرتا ہے۔ اور اپنا زور ختم کر دیتا ہے۔ لیکن معشوق اس کے برتن میں نگاہ ڈالتا ہے۔ اور اسے بھر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے عاشق نے جو کچھ وہ دے سکتا تھا۔ دیا۔ باقی ہم دیتے ہیں۔

یاد رکھو اگر تم برکات چاہتے ہو۔ اگر تم دین و دنیا کی ترقیاں چاہتے ہو۔ تو خدا کے لئے۔ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے

اپنے نظریہ کو بدل ڈالو

اپنی تعداد کو بھول جاؤ۔ اپنی قوت و طاقت کو بھول جاؤ۔ اپنی نظر میں ایثار و قربانی اور اس کے مقابل میں

درخواستہائے دعا

(۱) جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز جنرل مینجر الفضل کا چھوٹا بچہ عزیز حمید اللہ چند یوم سے شدید بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ادارہ)

(۲) برادرم چوہدری فضل حق صاحب ونیس ...... ضلع گجرات ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ متعدد شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (بشیر احمد ونیس)

فضل الٰہی پر رکھو۔ تم اپنا نقطۂ نگاہ تبدیل کردو اگر تمہارے حالات بدل جائیں گے۔ تو زمین تمہارے لئے اُگائے گی۔ آسمان تمہارے لئے بارش برسائے گا۔ اور اگر تم سودا کرتے ہو تو اگر تم دس روپے دو گے۔ تو اس کے مقابل میں دس روپے کی قیمت کی چیز ہی ملے گی اگر تم دنیا کے طور پر خیال کرنے لگ جاؤ۔ کہ فلاں نکل گیا تو کیا ہوا۔ اور فلاں آگیا تو کیا ہوا۔ روپیہ خرچ کیا۔ تو کیا نفع ہوا۔ اور نہ کیا تو کیا نقصان ہوا۔ تو تمہیں اتنا ہی ملے گا۔ جتنی تم قیمت ادا کرو گے۔ تمہارا بارہ لاکھ کا بجٹ ہے۔ اس کے بدلہ میں تمہیں بارہ ۱۲ لاکھ ہی ملے گا۔ تم امید رکھتے ہو کہ تمہیں

۱۲

بارہ پدم

ملیں۔ مگر کام تم بارہ ۱۲ لاکھ کا کرتے ہو۔ اگر تم دنیاوی طور پر جاؤ تو تمہیں بارہ ۱۲ لاکھ کے بدلہ میں بارہ ۱۲ لاکھ ہی مل سکتے ہیں۔ ۱۲ پدم نہیں مل سکتے۔ ہاں اگر تم اپنے کاموں کی بنیاد عشق اور ایثار و قربانی پر رکھو۔ تو بارہ ۱۲ لاکھ کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے علاوہ خدا تعالیٰ اپنے پاس سے زیادہ بھی دے گا۔ تم ایک نئی بنیاد رکھ رہے ہو۔ اس کے لئے نئے عزم کی ضرورت ہے۔ اس کے ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے یہ نہیں کہ تم نہ کروگے تو یہ کام نہیں ہوگا۔ یہ کام ضرور ہوگا۔ لیکن تم اس سلسلہ سے نکل جاؤ گے۔ اور اس فخر میں حصہ نہیں لے سکو گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب کوئی نئی بنیاد رکھتا ہے۔ تو وہ نئے دلوں کے ذریعہ رکھتا ہے۔ نئی بنیاد پرانے دلوں سے نہیں رکھی جا سکتی۔ اس کے لئے نئے دل اور نئے خون کی ضرورت ہے۔ اگر تم نئے دل اور نئے عزم کے ساتھ کام کروگے۔ تو اس عمارت کے بنانے میں حصہ دار بن جاؤ گے جسے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ تعمیر کرنا چاہتا ہے ورنہ نہیں تو خدا تعالیٰ کہے گا۔ جاؤ پرانی زمین اور پرانے آسمان سے کچھ ملتا ہے۔ تو لے لو۔ لیکن یاد رکھو۔ ٹوٹے ہوئے آسمان بارش نہیں برسایا کرتے اور پرانی زمین نئی روئیدگیاں نہیں اُگایا کرتی۔

درخواست دعا

خاکسار کے ایک قریبی عزیز شیخ عبدالرحمٰن صاحب ملتان میں ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جس کی وجہ سے جملہ لواحقین سخت پریشان ہیں۔ احباب سے ان کی بریت کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار [illegible]

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام!

مختلف مراکز میں ملاقاتوں اور لیکچروں کے ذریعہ تبلیغ۔ لٹریچر کی اشاعت

رپورٹ ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب)

دار التبلیغ لو انڈا (کسمو) سے اخویم مولانا محمد منور صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء میں معلمین کی ماہانہ میٹنگ کرائی۔ قرآن شریف کا درس دینے کے بعد ان کو احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں فرق بتایا۔ نیز انہیں فصل کی کٹائی کے موقعہ پر کچھ نہ کچھ غلہ چندہ کے طور پر افریقن احمدیوں سے جمع کرنے کے لئے کہا۔ یالہ میں جمعہ پڑھایا۔ کسمو میں خاکسار پہلی مرتبہ گیا۔ وہاں تبلیغ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا موقعہ مل گیا۔ بستی مسلمان بھی موجود تھے۔ اور خاموشی سے سنتے رہتے تھے۔ ضلع کسمو کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملنے کے لئے گیا۔ اسے تین کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ اور صیغوں کے نام اپنے دورہ کی اطلاع اس کے ذریعہ بھجوائی۔ اس کی ایک نقل میں نے بھی حاصل کی۔ تین کاپیاں where did Jesus die کی فروخت کیں۔ نیروبی میں تقریباً سارے ایام بیماری اور تیمارداری میں گذر گئے مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں شریک ہوتا رہا۔ آمد معلوم کرنے کے لئے ایک وفد بنایا گیا۔ اس کے ساتھ خاکسار بھی دوستوں کے پاس جاتا رہا۔ ایک جمعہ نیروبی میں پڑھایا نیروبی میں تین ہفتہ سے زائد قیام رہا۔"

اسی دار التبلیغ سے اخویم سید ولی اللہ شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "ایام زیر رپورٹ میں آٹھ مقامات کا دورہ کیا۔ بعض جگہ ہفتہ میں دو دو بار بھی گیا۔ احمدی دوستوں سے ملاقات کر کے انہیں نصائح کیں۔ معلمین کی میٹنگ کرائی۔ ان میں ایک لیکچر بھی دیا۔ [illegible] جو ایک اہم مقام ہے۔ وہاں انشاء اللہ کامیابی کی امید ہے۔ اور امید ہے کہ اس کا اثر انشاء اللہ سارے علاقہ پر ہی پڑے گا۔ خطبات جمعہ میں احمدی احباب کو نصائح کیں۔ دوسرے اوقات میں بھی احباب کی تربیت کی گئی۔ مسجد کا فرش بنایا۔ ماہ زیر رپورٹ کے آخری ایام تشویش میں گذرے۔ کیونکہ میری بیوی بیمار ہو گئی۔ اور ان کا اپریشن کروانا پڑا۔ کستموں میں بھی کسی حد تک تبلیغ کی گئی۔

ماہ ستمبر میں بندہ نے ایک سو تیس ۱۳۰ میل لاری پر اور ستر میل سائیکل پر سفر کر کے ۱۲۵ اشخاص تک پیغام حق پہنچایا۔ اور قریباً دو صد پمفلٹ تقسیم کئے۔"

۲۔ دار التبلیغ اروشہ (ٹانگا نیکا) سے اخویم مولانا جلال الدین صاحب قمر تحریر فرماتے ہیں۔ "ماہ زیر رپورٹ میں ٹانگا پراونس کے علاقہ وسمبارہ کا دورہ کیا۔ سفر کا بیشتر حصہ برادرم حکیم محمد ابراہیم صاحب کی معیت میں کیا۔ ایک سو میل پیدل اور ۴۳۳ میل بذریعہ ریل و موٹر سفر کیا۔ اُنیس مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۱۰۰ افراد کو تبلیغ کی۔ ایک انگریزی اور دو یونانی آباد کاروں کو مطالعہ کے لئے کتب دیں۔ چھ ملاقاتیں کیں۔ لشوٹو کے D.O.۴ کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور ایک کتاب تحفہ پیش کی۔ اسی طرح علاقہ کے دو چیفوں کو مل کر انہیں تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا۔ اور پیرامونٹ چیف جسے سلطان کہتے ہیں۔ ان کے گھر پر ان سے ملاقات کی اور دو گھنٹہ تک تبلیغ کی۔ تین عیسائی مشنوں میں جا کر تبلیغ اور اشتہارات تقسیم کرتا رہا۔ علاقہ کے مسلمانوں کے بڑے شیخ کو مسجد میں جا کر ملا۔ عطر کا تحفہ دیا۔ شیخ نے خوشی سے عصر کے بعد مسجد میں لیکچر کی اجازت دی۔ برادرم حکیم صاحب نے سواحیلی میں لیکچر دیا۔ بعدہٗ شیخ سے وفات مسیح اور ختم نبوت ایسے مسائل پر مغرب تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس کو حاضرین دلچسپی سے سنتے رہے۔ ٹانگا جیل میں لیکچر دیا۔ اور ریل گاڑیوں اور اسٹیشنوں اور مختلف بازاروں میں جا کر لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔"

(۳) دار التبلیغ ٹانگا سے اخویم حکیم محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "ماہ زیر رپورٹ میں نو مقامات کا دورہ کیا جن میں سے بعض جگہ دو دو تین تین دفعہ گیا۔ ان کے علاوہ بعض اور چھوٹے چھوٹے دیہات کا دورہ بھی کیا۔ گاڑیوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ سومبو کی مسجد میں شیخ کو جا کر ملا۔ اور عصر کے بعد وہاں لیکچر دیا۔ جس کے بعد مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ وہاں کی افریقن [illegible] میں بھی جا کر تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا۔

لشوٹو کی مارکیٹ میں ایک لیکچر صداقت اسلام پر دیا۔ اور ڈیڑھ سو اشتہارات تقسیم کئے۔ یہاں کے چیف کی کورٹ میں بھی لیکچر دیا۔ حاضری ڈیڑھ سو تھی۔ اسی طرح دو گا کے چیف کی کورٹ میں بھی لیکچر کا موقعہ ملا۔ چیف نے اہتمام لیکچر پر ½ اصد اشتہارات خود لوگوں میں تقسیم کئے۔ پیرامونٹ چیف کو تبلیغ کی۔ بمبولی کے عیسائی مشن میں گیا۔ مشنری انچارج سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ایک سو اشتہار یہاں تقسیم کئے۔ مزہانی کے عیسائی چیف کو تبلیغ کی۔ ان کے چچا نے دو دن پہلے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک مسلمان شیخ آیا ہے۔ اور ہمیں اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔ انہوں نے لیکچر کا خود انتظام کیا۔ حاضری ہزار تھی۔ ایام زیر رپورٹ میں دو افریقن داخل سلسلہ ہوئے۔"

۴۔ دار التبلیغ نیروبی سے اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب رئیس التبلیغ تحریر فرماتے ہیں:۔ "زیر رپورٹ۔ کمپالہ (یوگنڈا) میں جماعتی پلاٹ کا نقشہ بنوانے اور پاس کروانے میں کافی وقت صرف کیا۔ وکیل سے بعض ضروری مشورے کئے۔ پلاٹ کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب جماعت سے مشورہ کرتا رہا۔ یوگنڈا میں افریقن سکول کے قیام کے سلسلہ میں پراونشل ایجوکیشن آفیسر اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سے ضروری معلومات حاصل کیں۔ یوگنڈا کے مسلمان لیڈر پرنس بدرو کو دو دفعہ ملا۔ ان کے سیکرٹری کو بھی تبلیغ کی۔ نیز پاکستانی مسلمانوں اور عربوں اور افریقنوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ کمپالہ افریقن مسلم سکولوں پرائمری و سیکنڈری کا معائنہ کیا۔ نیز طلبہ و اساتذہ میں حقیقت اسلام پر لیکچر دیا۔ خط و کتابت میں بھی کافی وقت دیا۔ لنڈی (ٹانگانیکا) پر نظام کے سلسلہ میں افسران بالا کو احتجاجی تاریں دیں۔"

اسی دار التبلیغ سے اخویم مکرم مولانا عنایت اللہ خان صاحب خلیل کاٹھگڑھی تحریر فرماتے ہیں "ایام زیر رپورٹ میں روزانہ بعد از نماز مغرب تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا۔ ہر اتوار کو مردوں اور عورتوں میں خاص درس ہوتا رہا۔ چار دفعہ افریقن آبادی میں تبلیغ کے لئے گیا۔ ۴۴ افراد کو تبلیغ کی۔ تین دیہات کا دورہ کر کے تبلیغ کی۔ اور پانچ تبلیغی ملاقاتیں کیں۔ ۵۰۰ و ۱۳۰۰ اشتہارات تبلیغی تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ ہفتہ میں تین دن احمدی نوجوانوں کو قرآن کریم باترجمہ پڑھاتا رہا۔"

(۵) دار التبلیغ بوڑا سے افسوس ہے کہ اخویم مولانا قمر صاحب کی رپورٹ مجھے مل نہیں سکی۔ اخویم امری عبیدی صاحب وہاں سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "حسب دستور سابق تبلیغ کرتا رہا۔ اور لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔ پچاس سے زائد اشخاص کو تبلیغ کی اور ۵۰۰ سے زائد لٹریچر تقسیم کیا۔ کئی موقعے سیشن کے بھی میسر آئے۔ جن میں لوگوں کو مختلف مسائل سے روشناس کیا۔ پریس کے کام کے سلسلہ میں ٹائپ کا سیٹ بنانے کی پوری جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت کٹنگ مشین کی ہے جو ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی جس کے حصول کے لئے کوشش جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں خاکسار دار السلام بھی گیا۔

دیگر مساعی ماہ زیر رپورٹ میں ہفتہ میں دو بار ٹور [illegible] سکول کے طلبہ کی کلاس لی۔ آج کل طلبہ بہت کم ہماری کلاس میں آتے ہیں۔ ہر اتوار کو جیل میں جاتا رہا۔ اور اسیروں کو تبلیغ کرتا اور ان میں لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔"

(۶) لنڈی (ٹانگانیکا) سے اخویم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر تحریر فرماتے ہیں "ماہ زیر رپورٹ میں ڈیڑھ صد افراد کو تبلیغ کی۔ اور ۴۰۰ اشتہارات تقسیم کئے۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ اور قریباً دو سو میل کا سفر کیا۔ خاکسار کے جنگلوں میں دورہ کے نتیجہ میں افریقن مسلمانوں میں ان کے شیوخ کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے شیوخ ہم سے روپے بٹورتے ہیں لیکن دین نہیں سکھاتے

لیکن جو شخص محض دین کی خاطر بغیر ایک پیسہ لئے محض للّٰہ سحر الورو ہے۔ اور آپ لیتے ہیں اُسے کافر کہتے ہیں۔ اگر یہی کفر ہے۔ تو ہم بھی کافر ہیں۔ اس بنا پر مومن و غیر مومن میں امتیاز ہونے لگا۔ اس امر کو دیکھ کر لنڈی کے شیوخ نے مکر سے خاکسار کو اپنے ایک جلسہ میں مدعو کیا۔ بظاہر اتحاد پیدا کرنے اور جھگڑا چکانے کا ڈھونگ کیا تھا۔ میری تقریر تو سنتے رہے۔ لیکن بعد میں میرے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سخت بکواس کیا۔ اور گندے اتہامات آپ کی ذات ستودہ صفات پر لگائے۔ میرے دلائل کا جواب دینے کی بجائے شیخ الامین آف ممباسہ کا ایک زہر آلودہ مخالفانہ ٹریکٹ پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ اور مخالفت کی تیز آنچ کو خوب ہی ہوا دی۔ جس کے نتیجہ میں اکثر احمدیت کا دم بھرنے والے بھی متزلزل ہو گئے اگرچہ ان میں سے بعض ابھی تک قائم ہیں۔ دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔

(ب) یوگنڈا ادارۃ التبلیغ سے خاکسار رپورٹ پیش کرتا ہے ایام زیر رپورٹ میں تعمیر پلاٹ کمپالہ کے سلسلہ میں اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب کے ساتھ مل کر بعض امور سر انجام دیئے۔ ایک دفعہ Entebbe گیا وہاں ہمارے ایک غریب لیکن مخلص، نیکوکار احمدی بھائی محمد علی رہتے ہیں۔ ان سے عرصہ کے بعد ملاقات کی وہاں سے واپس اپنے دیہاتی مقام دبجوٹا میں آیا اور بذریعہ سائیکل ایک گاؤں میں گیا وہاں تبلیغ کی۔ دو افریقن ذی اثر بھائی گھر پر ملنے آئے۔ انہیں کافی دیر تبلیغ کی۔ ایک افریقن مسلم جو عربی جانتا ہے۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب دیں۔ بجوٹا کے عیسائی چیف لکمبو لوں کو اس کے گھر پر جا کر تبلیغ کی۔ اس نے لٹریچر کی خواہش کی چنانچہ اسے بعض انگریزی کتب پڑھنے کو دیں۔ جمعہ کو نماز خاکسار جنجہ میں ادا کرتا رہا۔ ایک دفعہ جمعہ کے روز ایک انگریز عیسائی مشنری خاتون گھر پر آگئیں۔ تبلیغی گفتگو شروع ہوئی۔ لیکن موصوفہ جلد ہی گھبرا کر چلدیں۔ المختصر عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے پچیس سے زائد اشخاص کو تبلیغ کی۔ سینتیس کتب انگریزی و عربی (جن میں سے اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہیں) مختلف لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ چھ مقامات کا دورہ کیا۔ بفضل خدا دو افریقن مسلمان بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔

دیگر مساعی:۔ ایام زیر رپورٹ میں تین احمدی بھائی مجھ سے پڑھتے رہے۔ ان میں سے حاجی ابراہیم صاحب بالخصوص احمدیت کے امتیازی مسائل سے کافی واقف ہو گئے ہیں۔ انہیں تفسیر قرآن کریم حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پڑھاتا رہا۔ نیز خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دوسری عربی کتب پڑھتے رہے۔

مسجد کی تعمیر:۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان ایام میں اس کے محض اپنے فضل سے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے ایک مسجد کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ بات ایک عرصہ سے میرے دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔ کہ بجوٹا سے قریب جس جگہ چند احمدی احباب ہیں۔ وہاں ایک چھوٹا سا اللہ کا گھر تعمیر ہو جائے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر فرمایا۔ اور اپنے ایک بندہ کے دل میں تحریک فرمائی۔ کہ وہ ہمیں اس غرض کے لئے ایک قطعہ زمین دیدیں۔ جس دوست سے یہ زمین حاصل کی وہ احمدی نہیں ہیں۔ لیکن بفضل خدا انہوں نے احمدیوں جیسا کام کیا ہے۔ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرما کر انہیں احمدیت کی دولت سے بھی مالا مال فرماوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدی احباب کے مشورہ سے ۲۶ ستمبر کی صبح کو سوموار کے روز کام شروع کرنے کا پروگرام تھا۔ خاکسار نے افریقن بھائیوں کے ساتھ مل کر دعا کی۔ اور اسی جگہ ایک بکرا صدقہ دیا۔ پھر تمام بھائیوں کے ساتھ مل کر اس جگہ کو صاف اور ہموار کیا۔ ارادہ ہے کہ جتنا جلد ہو سکے گھاس اور مٹی کا مکین خدا کا یہ گھر جلد سے جلد تعمیر ہو جائے۔ وماتوفیقنا الا باللہ

شاید دنیا کی نظر میں یہ ایک حقیر سی بات ہو اور اس کچے اور گھاس پھونس کے مکان پر لوگ ہنسیں۔ اور بعض نے تو اس پر زبان طعن دراز بھی کیا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آقا نامدار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی پہلی مسجد بھی تو ایسی ہی تھی۔ اگر ہم اپنے آقا قدموں پر حضور کی تیار کردہ مسجد کی طرح ایک کچا گھر بنالیں تو اس میں سے کونسی شرم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور ہمارے دلوں میں یہ ہے۔ کہ ایک ایسی جگہ ہمیں مل جائے۔ جہاں ہم جمع ہو کر اس کے حضور سجدہ ریز ہو سکیں۔ اس کے کلام پاک کی تلاوت و درس کر سکیں۔ اور اس کی تسبیح و تحمید سے اپنی زبان کو تر کر سکیں۔ میں اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں اس مسجد کی تکمیل و برکت کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

رپورٹ کے خاتمہ پر تمام مبلغین کے لئے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ مشرقی افریقہ جو آپ کے بھائی کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض بیمار ہیں۔ مثلاً اخویم سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ اخویم عبد الکریم صاحب شرما اور چوہدری عنایت اللہ صاحب ان کی صحت و عافیت کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

درخواستہائے دعا!

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ کا لڑکا انوار احمد کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

۲۔ برادرم نور علی صاحب بیمار ہیں۔ احباب برادرم موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (لیاقت علی خان فلیمنگ روڈ لاہور)

آپ مقروض ہیں!

اگر آپ نے کسی سے کوئی رقم واپسی کے وعدہ پر لی ہوئی ہے۔ یا از خود کسی وجہ سے ادائیگی کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ رقم آپ نے ابھی تک نہیں دی۔ تو آپ مقروض ہیں آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اور سلسلہ نے آپ پر واجب قرار دیا ہوا ہے۔ کہ اگر آپ موصی ہیں۔ تو حسب وعدہ وصیت۔ اور اگر موصی نہیں تو ایک آنہ فی روپیہ آمد کے حساب سے چندہ عام اور تمام سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں آپ اپنا محاسبہ کریں۔ اگر ان چندوں سے کوئی رقم مطابق آمد آپ نے ابھی تک ادا نہیں کی۔ تو آپ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے مقروض ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ آپ نے کیا تھا۔ اس کو پورا نہ کرنے والے بنتے ہیں۔ اس لئے آج ہی اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں۔ اور جس قدر بقایا آپ کی طرف نکلتا ہو۔ فوراً مرکز یعنی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

(نظارت بیت المال)

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری عرصہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ وکالت تجارت کے زیر انتظام یہ ڈائرکٹری دوبارہ تیار کرائی جا رہی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ تمام تجار و صناع اپنے کاروبار کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس معاملہ میں مستعدی سے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جلد اپنے اور اپنے پڑوس کے دوسرے احمدی تجار کے پتے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

جماعتہائے ضلع تھرپارکر:۔ کنری کی قریبی جماعتوں کے نمائندوں کا ایک مشاورتی اجلاس ضلع تبلیغی ضروریات پر غور و خوض کرنے کے لئے ۳ فروری کو منعقد ہوا جس میں ضروری تجاویز منظور کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ ۱۳ فروری بروز پیر دوبارہ اسی قسم کا ایک اجلاس بلایا جائے جس میں ضلع بھر کی جماعتوں کے دو دو نمائندے جن میں ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہو لازمی طور پر شامل ہوں۔ اسلئے تھرپارکر کی جملہ جماعتوں کے صدر یا امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس تاریخ کو اپنی اپنی جماعت کے ذمہ دار نمائندگان کو اس اجلاس میں شرکت کیلئے ضرور بھجوائیں۔ علیحدہ دعوت نامے معہ ایجنڈا کے جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ کنری کیطرف سے ضلع کی سب جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ نمائندگان کی حاضری لازمی ہوگی۔ دوست بستر ہمراہ لائیں۔ (احمدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ)

اجلاس جناب ملک محمد حیدر رضا صاحب پی سی ایس افسر مال ضلع گجرات براختیارات کلکٹر

رحمان ولد علی قوم جٹ رانجھہ سکنہ بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ گوجرخان حال ملک ہندوستان۔

فک الرہن رقبہ موضع بھنڈر کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۷/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔

۲۵/۱/۵۰

(دستخط حاکم) (مہر عدالت ہذا)

اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات براختیارات کلکٹر

محمد حسین ولد خوشی قوم جٹ رانجھہ سکنہ بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ گوجرخان حال ملک ہندوستان۔

دعوے فک الرہن رقبہ موضع بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر فک الرہن ہے تو مورخہ ۱۷/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

(مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

اجلاس جناب ملک محمد حیدر رضا صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات براختیارات کلکٹر

دتہ ولد الاہو و پیرا ولد حسن اقوام جٹ رانجھہ سکنہ بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ گوجرخان حال ہندوستان دعوے فک الرہن اراضی واقع موضع بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۷/۲/۵۰ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت ہذا)

اجلاس جناب ملک حیدر رضا صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات براختیارات کلکٹر

سماعیل ولد محکو قوم جٹ سکنہ بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

بنام

درگا داس۔ دنیشر ناتھ۔ مکند لال۔ وشوا ناتھ و رام ناتھ پسران اروڑہ مل۔ دیوان چند ولد گوردداس اقوام چڈہ سکنہ ہیلاں۔ تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۷/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

جنوبی افریقہ کے خلاف عائد کردہ تجارتی پابندیاں ہٹالی گئیں

اب پاکستان جنوبی افریقہ سے کوئلہ حاصل کریگا

کراچی ۷ فروری - پاکستان نے کل سے جنوبی افریقہ کا تجارتی بائیکاٹ ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے - کل کیپ ٹاؤن میں جنوبی افریقہ - پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس جنوبی افریقہ میں ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کے حقوق کے بارے میں سہ جماعتی گول میز کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے منعقد ہو رہی ہے - تجارتی بائیکاٹ کو ختم کرنیکا فیصلہ کل کی کانفرنس کیلئے سازگار ماحول تیار کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اقتصادی تعزیرات کے خاتمہ کے بعد پاکستان اپنی خام پٹ سن کے عوض جنوبی افریقہ سے کوئلہ کی خریداری شروع کر دے گا۔ پاکستان کے کول کمشنر مسٹر ای ڈکنسن حکومت جنوبی افریقہ کی طرف سے کوئلہ کی پیشکشوں پر بات چیت کیلئے کیپ ٹاؤن پہنچ چکے ہیں مسٹر ای ڈکنسن کو کیپ ٹاؤن میں پاکستانی وفد کے لیڈر ڈاکٹر محمود حسین سے ضروری مشورے حاصل کرتے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے کوئلے کے نرخ اس کوئلہ سے کم ہیں جو ہندوستان سے پاکستان کو پہنچا کرتا تھا - اندازہ لگایا گیا ہے کہ جہازی اخراجات کو شمار کرنے کے بعد بھی جنوبی افریقہ کا کوئلہ ہندوستانی کوئلے کے مقابلے میں [illegible] پے فی ٹن سستا پڑتا ہے۔

پاکستان نے دوسرے ملکوں سے کوئلہ حاصل کرنے کے جو انتظامات کر رکھے ہیں - ان کے مطابق یکم مئی تک پاکستان میں کوئلہ کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوگی - یہ انتظامات پولینڈ فرانس اور برطانیہ سے کئے گئے تھے - علاوہ ازیں روس اور برطانیہ نے بھی حال ہی میں پاکستان کو کوئلہ کی کافی مقدار بہم پہنچانے کی پیشکش کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی تعزیرات ہٹانے کا فیصلہ حکومت جنوبی افریقہ کی درخواست پر کیا گیا ہے - مؤخر الذکر نے ۱۴ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ایک تار میں پاکستان سے پابندیاں ہٹانے کی درخواست کی تھی - پاکستان نے آخری فیصلہ کرنے سے قبل حکومت ہند کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا - لیکن ہندوستان نے پاکستان کی تجویز نامنظور کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی تعزیرات واپس لینے سے اظہار معذوری کیا۔

عراق میں نئی وزارت کا قیام

بغداد ۷ فروری - آج عراق کے ایک سابق وزیر اعظم توفیق سویدی پاشا نے عراق میں نئی وزارت مرتب کر لی ہے - عراقی ریجنٹ نے توفیق سویدی پاشا سے کل وزارت بنانے کی درخواست کی تھی سابقہ وزارت ۳۱ جنوری کو مستعفی ہوئی تھی استعفا کی وجہ مالی اور اقتصادی مشکلات تھی - وزیر اعظم توفیق سویدی پاشا وزیر خارجہ بھی ہوں گے - استقلال پارٹی وزارت میں شامل نہیں ہوئی - کانسٹی ٹیوشنل یونین پارٹی اور صالح جابر کا پارلیمنٹری بلاک نئی کولیشن میں شامل ہوا ہے - وزیر اعظم کی عمر ۵۳ برس ہے -

لیبر پارٹی کی کامیابی تباہ کن ثابت ہوگی

لنڈن ۷ فروری - آج مسٹر چرچل (قدامت پسند پارٹی کے لیڈر) نے ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر لیبر پارٹی از سر نو برسر اقتدار آگئی تو یہ امر برطانیہ کیلئے تباہ کن ثابت ہوگا۔

متروکہ شہری جائداد کی فروخت اور تبادلہ

کراچی ۷ فروری - متروکہ غیر منقولہ شہری جائداد کی فروخت اور تبادلہ کے متعلق پاکستان کی وزارت مہاجرین نے ایک توضیحی اعلان میں بتایا ہے کہ اس مقصد کیلئے درخواستیں وزارت مہاجرین کو بھیجنا غلط ہے - انہیں متعلقہ علاقہ میں ڈپٹی کسٹوڈین کو بھیجنا چاہئے - بلوچستان کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں میں ایسی جائداد کے فروخت اور تبادلہ کی تصدیق کرنا کسٹوڈین کا کام ہے۔

بمبئی میں روزانہ ۵ لاکھ گز کپڑے کا نقصان

بمبئی ۷ فروری - صوبہ بمبئی کے لیبر منسٹر نے اعلان کیا ہے کہ کپاس کی کمی کے نتیجے پر صوبے کے جو کارخانے بند ہو گئے ہیں - ان کی وجہ سے صوبے کو ۵ لاکھ گز کپڑا روزانہ کا نقصان پہنچ رہا ہے

مسٹر لیاقت علی خاں کا عزم کراچی

کراچی ۷ فروری - امید ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں اور بیگم لیاقت علی خاں کل کراچی پہنچ جائیں گے۔

ایٹم بم کے سلسلہ میں روس کی کامیابی

نیو یارک ۷ فروری - امریکہ کے چند ایک سائنسدانوں نے ایک مشترک بیان شائع کرکے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ روس نے اندازے سے ایک سال پیشتر ایٹم بم بنانے میں جو کامیابی حاصل کی ہے اس کی اصل وجہ غدار برطانوی سائنسدان ڈاکٹر فوکس ہیں جنہوں نے ایٹم بم کے راز روسی سائنسدانوں کو بتا دیئے ہیں۔

اسرائیل سے براہ راست مذاکرات سے عربوں کا انکار

جنیوا - ۷ فروری - یہاں سے آنے والے عرب نمائندوں کے بیان کے مطابق اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن برائے فلسطین کی یہ کوشش ناکام رہی ہے - کہ کمیشن کی ثالثی کے متعلق عرب وفد اسرائیل سے براہ راست گفت و شنید کرے۔

عرب نمائندوں کے ساتھ پہلی باضابطہ نشست میں کمیشن نے یہ بتایا - کہ وہ ثالثی کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ ہر دو فریق براہ راست مذاکرات کے ذریعے اسکے لئے راستہ ہموار کر دیں -

لبنان کے وزیر متعینہ برن جمیل میکاڈی نے سٹار کو بتایا - کہ اپنی حکومت کی طرف سے انہوں نے کمیشن یہ بات واضح کر دی تھی کہ کمیشن کی موجودگی میں بھی براہ راست مذاکرات کا کبھی خیال نہ تھا اور ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ قابل قبول نہیں ہوگا۔

"مصر کے عبد المنعم مصطفیٰ نے کہا کہ ہم لوگ یہاں کمیشن کے سوا اور کسی سے تعاون کرنے نہیں آئے ہیں - ہم ثالثی چاہتے ہیں - لیکن کمیشن کے ذریعے اسکے زیر اہتمام براہ راست نہیں"

اسرائیل کے گڈاون ریل نے جنیوا پہنچتے ہی یہ وضاحت کر دی کہ انہیں یہ ہدایت ملی تھی کہ وہ عرب نمائندوں سے براہ راست گفتگو کے لئے ملاقات کی کوشش کریں - عربوں کا کہنا ہے - کہ گذشتہ موسم گرما میں لوزان کے معاہدے کے باوجود اسرائیل نے گھر سے نکلے ہوئے عربوں کو فلسطین کے اسرائیلی حصہ میں اپنے گھر واپس جانے کے سلسلہ میں کچھ نہیں کیا -

لنکا کا قومی جھنڈا

لنکا ۷ فروری - حکومت لنکا نے قومی پرچم کے سلسلہ میں متفق نہیں ہو سکی - اسکی وجہ یہ ہے کہ قومی پرچم میں سنہالی ، تامل اور مسلم فرقوں کی نمائندگی کے لئے جو تین پٹیاں مقرر ہوئی ہوئی ہیں - ان کے تناسب کے بارے میں ابھی تک کوئی اتفاق نہیں ہو سکا -

مصری ماہرین زراعت پشاور میں

پشاور ۷ فروری مصر کے چار ماہرین زراعت کا وفد کل پشاور پہنچا تھا - وفد نے پشاور چارسدہ اور مردان کے پھلوں اور سبزیوں کے باغات اور باغیچوں نیز فارموں کا معائنہ کیا - آج تیسرے پہر یہ وفد عازم لاہور ہو گیا -

— لندن ۷ فروری - معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ روس نے کمیونسٹ چین کے لئے جنگی طیاروں کی امداد سے فارموسا پر حملہ کرنے کے لیے بھی معاہدہ [illegible]

حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ

لیک سیکسس ۷ فروری - منگل کو حفاظتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا - جس میں جنرل مکناٹن کشمیر کے موضوع کو واپس کر دیں گے - یو - این - او کے ذی اثر حلقے ابھی تک یہ نہیں بتا سکے کہ کونسل اب اس مسئلے کو حل کرنے کی کیا تدبیر کرے گی - یہ مسئلہ ۷ دسمبر سے کونسل میں پیش ہے - لیکن ابھی تک کونسل کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کشمیر کمیشن کی تیسری عارضی رپورٹ کو محض ضابطے کی کارروائی تصور کرے یا اسے ایسا معاملہ قرار دے - جس کے بارے میں فیصلہ کرنا لازمی ہو - اور جس کے بارے میں حق استرداد بھی استعمال ہو سکتا ہو - لیکن حفاظتی کونسل اس معاملے پر جنرل فلپائن کی رپورٹ سننے کے بعد غور کرے گی - جب تک اس حفاظتی کونسل کا مقاطعہ جاری رکھے گا - حفاظتی کونسل میں غیر یقینی سی حالت موجود رہے گی - ہر حال خیال یہ ہے کہ اس مہینے حفاظتی کونسل اپنے کئی اجلاسوں میں کشمیر پر بحث کرے گی۔

امریکہ اور روس کے باہمی اختلافات رفع کرنے کی ایک اور کوشش

واشنگٹن ۷ فروری - امریکن سینٹ کی فوجوں سے متعلق کمیٹی کے صدر سینیٹر ملینڈ ٹائڈنگز (ڈیموکریٹک) نے ایک تقریر نشر کر کے صدر ٹرومین پر زور دیا کہ وہ مارشل سٹالن سے امریکہ اور روس کے باہمی اختلافات رفع کرنے کے سلسلے میں کوئی اور قدم اٹھائیں - آپ نے اس امر کا اعتراف کیا کہ اس قسم کی کوشش کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں - لیکن اگر اختلافات رفع نہ ہوئے تو اسکا لازمی نتیجہ جنگ ہوگی - جو دونوں کے لئے بے حد خطرناک متصور ہے۔

آج کانگرس کی ایٹمی طاقت کی کمیٹی کے صدر سینیٹر براؤن نے بھی ایک تقریر نشر کی - آپ نے اس امر پر زور دیا - کہ دنیا میں قیام امن کی کوشش کے سلسلے میں اتحادی قوموں کا ایک اجلاس ماسکو میں ہونا چاہیئے -

کھلنا میں ہندوؤں سے کوئی بدسلوکی نہیں ہوئی

کھلنا ۷ فروری - ہندوستانی اخبارات نے ضلع کھلنا میں ہندوؤں سے بدسلوکی کی جو خبریں شائع کی ہیں - ان پر مسٹر جگیش چندر دتہ نے شدید احتجاج کیا ہے مسٹر دتہ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی پراپیگنڈسٹوں کی پر زور مذمت کی

معلوم ہوا ہے کہ چین کے کئی اہم مقامات میں روس کے